بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور ومعروف اخبار مہینے کی

۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تواریخ کو قادیان

دارالامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم بانو گرائی چہ اور قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

۲- خواص ومعاونین سے ... ۵

۳- ہندوستان سے باہر ... ۷

- غیر مذاہب والوں سے ... ۱۲

اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ کم آمدنی والے لوگوں سے ... ۱۲

نوٹ- عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی تک لاہور میں مقیم ہیں- مخالفین جنہوں نے اپنے پورے زور اور طاقت کے ساتھ نور اللہ کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کی اور جلسوں پر جلسے کئے- مگر خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ **حق اپنی برکتوں کیساتھ روشن ہو**- بہت سے لوگ حضرت حکیم الامتہ کے درس میں جو لاہور ہی میں ہوتا ہے آکر شامل ہوتے ہیں اور فایدہ اٹھاتے ہیں- مختلف مقامات سے احباب نے حاضر ہوکر استفادہ فرمایا- ابھی تک واپسی کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی-

۲- ۱۵ اور ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی رات کو ۱۰ بجے بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر جو اس سلسلہ کے بڑے ہی مخلص اور سرگرم ممبر تھے قادیان ہی میں آکر فوت ہو گئے- مرحوم کئی سال سے بعارضہ سل بیمار تھے- کئی مرتبہ اس مرض کے دورے ہوئے اور آرام ہو ہو گیا اس مرتبہ ایسے گرے کہ پھر نہ اٹھے- مرحوم کو حضرت اقدس کے ساتھ خاص محبت اور اخلاص تھا اور خود حضرت حجۃ اللہ بھی اُن کی اس ارادت اور عقیدت کی قدر فرماتے تھے- مرحوم جہاں کہیں رہے سلسلہ کی اشاعت میں سرگرم رہے اس کام میں انہوں نے تکالیف بھی اٹھائیں مگر ایک دم کے لئے بھی پرواہ نہ کی- اگرچہ مرحوم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی مگر بہت سی روحیں ان کے لئے باقیات الصالحات کا کام دینگی جن کے لئے وہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے وہ ذریعہ ہدایت ہوئے- مرنے والے میں بہت سی خوبیاں تھیں اور وہ احمدیت کا ایک درخشندہ نمونہ تھے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے- اور اپنی زندگی کی اصل غرض کو پاگئے- اللہ تعالیٰ ان کے مدارج میں ترقی بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل- انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۴- مئی ۱۹۰۸ء بعد عصر بمقام لاہور

جماعت کو نصیحت

فرمایا ملاقات سے غرض یہی ہوتی ہے کہ امور دین کے متعلق کچھ سوچا جاوے- میں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونو مشترک ہیں- تم بھی مسلمان ہو- وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں- تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو ہیں تم بھی اتباع قرآن کا دعوے کرتے ہو وہ بھی اتباع قرآن ہی کے مدعی ہیں- غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو- مگر اللہ

صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا

جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو- اور دعوے کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو- اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے- ظاہری طور سے جماعت تعداد میں تو بہت ترقی ہو رہی ہے- کیا خطوط کے ذریعہ سے اور کیا خود حاضر ہو کر دونوں طرح سے سلسلہ بیعت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے- آج کی ڈاک میں بھی ایک لمبی فہرست بیعت کنندگان کی آئی ہے- لیکن بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور

ہاسپر کلد بند ہونا چاہئے۔ اور

بیعت کی حقیقت یہی ہے

کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھا دے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فایدہ نہیں۔ بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی۔ کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھکر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔

میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں۔ اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں۔ مگر یہ معاملہ مجھ سے ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اسی راہ پر آئے ہیں۔ انک لا تھدی من احببت یہ ارشاد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے۔ اب اور کون ہے۔ جو اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت پر قائم کر سکے۔ نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔

یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص محبت اور جوش ایمان دیکھکر خود ہمیں تعجب اور حیرت آتی ہے۔ اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزارہا انسان ہیں جنھوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات

پُرانی عادات یا بشریت کی کمزوری

کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں۔ اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے۔ اور قابل اطمینان نہیں۔ کیونکہ جب تک ان باتوں کا ذرہ بھی وجود موجود ہے تو اندیشہ ہے اور ایک دبدہ لگی رہتی ہے کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں اور باعث حبط اعمال ہو جاویں۔ جب تک ایک قسم کی مناسبت پیدا نہیں ہوتی تب تک حالت قابل اطمینان نہیں ہوتی۔

موت کا کوئی وقت نہیں

آئے دن طاعون۔ ہیضہ۔ زلازل۔ وبائیں۔ قحط اور اور طرح کے امراض انسان پر حملہ کر رہے ہیں۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوں تب بھی بعض اوقات خدا تعالےٰ کی ناگہانی گرفت اس طور سے انسان کو آدباتی ہے کہ پھر کچھ بن نہیں پڑتا۔ پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں

دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو۔ اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا زندہ نمونہ پیش کرو۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو ہر سال میں کئی دوست ہم سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اور کئی دشمن بھی چل بستے ہیں۔ خدا نے بعض خوفناک خبریں دی ہیں اور وہ اپنی بات میں سچا ہے۔ اُن سے اور بھی خوف آتا ہے۔ وہ بہت ہی خطرناک ہیں۔ رنگارنگ کے خوف احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

طاعون نام ہے مری کا۔ لغت میں ہے الطاعون۔ الموت۔ کسی کو کیا معلوم کہ خدا کا کب غضب بھڑکنے والا ہے۔ خدا محفوظ رکھے۔ ممکن ہے کہ ایسا شدید ہو کہ جس کی برداشت ہی نہ ہو۔ قاعدہ کی بات ہے جیسا کہ ہم نے کل بھی بیان کیا تھا کہ جب کوئی عذاب اور قہر آلہی خود ہو جاتا ہے۔ ہیضہ ہو یا طاعون۔ وبا ہو یا قحط۔ تو لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ چہروں پر خوشی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جان لیتے ہیں کہ وقت جاتا رہا۔ پھر اس طرح سے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ مگر تمہارا یہ کام ہونا چاہئے کہ خدا کے آئندہ وعدوں کو یاد کر کے

ترساں ولرزاں رہو

اور قبل از وقت سنبھل جاؤ۔ نت نئی توبہ کرو۔ جو توبہ کرتا ہے وہ نیکی کیطرف رجوع کرتا ہے۔ اور جو توبہ نہیں کرتا وہ گناہ کی طرف جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے۔ توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے اور گناہ آہستہ آہستہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ کوئی ما بہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فرق پایا جاوے گا تو جب ہی خدا بھی نصرت کرے گا ورنہ بنی اسرائیل کی طرف دیکھ لو کہ جب ان میں اور اُن کے غیر میں فرق نہ پایا گیا تو باوجودیکہ حضرت موسےٰ اُن میں موجود تھے کافروں سے کیسی ذلت کی ہزیمت دلائی۔ ان کے مقابل میں ایک کافر کی تائید کی۔ اور اُن کو سزا دی۔ نبی موجود۔ کتاب موجود۔ احکام موجود باایں اُنھوں نے خلاف کیا آخر کافروں سے بھی شکست کھائی۔ کافر تو احکام الٰہی سے بے خبر ہوتے ہیں۔ وہ ایسے مواخذہ کے قابل نہیں ہوتے۔ جیسے کوئی مان کر۔ جان پہچان کر خلاف ورزی احکام کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

تقویٰ طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا کی حمایت میں ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں ولرزاں رہتے ہیں۔

آج کل دُنیا کا اصول منافقانہ زندگی بسر کرنا ہو گیا ہے اول اول انسان انسان سے نفاق کرتا ہے اور منافقانہ رنگ میں ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ حالانکہ دلوں میں کدورت اور رنج و بغض بھرا ہوتا ہے۔ پھر یہ عادت ترقی کرتے کرتے ایسی بڑھتی ہے کہ خدا سے بھی منافقانہ تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور خدا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ جانتا ہے کہ خدا علیم بذات الصدور ہے۔ دل سے تو مومن ہوتا نہیں مگر خدا کے آگے مومن بننا چاہتا ہے بھلا خدا کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دیکھو تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالےٰ صرف ایک متقی انسان کی خاطر دوسروں پر بھی رحم کرتا ہے۔ اور اس کے اہل و عیال۔ خویش و اقارب اور متعلقین پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور اسی طرح سے اگر جرائم اور فسق و فجور کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا اثر بھی پڑتا ہے۔ غرض

خدا سے ڈرنا اور متقی بننا

بڑی چیز ہے۔ خدا اس کے ذریعہ سے ہزار آفات سے بچا لیتا ہے۔ بجز اس کے کہ خدا تعالےٰ کی حفاظت اسکے شامل ہو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بلا نہیں پکڑے گی اور کسی کو بھی مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔ آفات تو ناگہانی طور سے آجاتے ہیں کسی کو کیا معلوم کہ رات کو کیا ہوگا لکھا ہے کہ ایک بار آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے سے پہلے بہت روئے۔ اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ عباد اللہ خدا سے ڈرو۔ آفات اور بلیات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔ استغفار اور توبہ کا یہ مطلب نہیں جو آجکل لوگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ کہنے سے کوئی فایدہ نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے معنے بھی کسی کو معلوم نہیں۔ استغفر اللہ ایک عربی زبان کا لفظ ہے اُن لوگوں کی تو چونکہ یہ مادری زبان تھی اور وہ

اس کے مفہوم کو اچھی طرح سے سمجھے ہوئے تھے - استغفار کے معنے یہ ہیں کہ خدا سے اپنے گذشتہ جرائم اور معاصی کی سزا سے حفاظت چاہنا - اور آیندہ گناہوں کے سرزد ہونے سے حفاظت مانگنا -

استغفار انبیاء بھی کیا کرتے ہیں - اور عوام بھی - بعض نادان پادریوں نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے استغفار پر اعتراض کیا ہے - اور لکھا ہے کہ اُن کے استغفار کرنے سے نعوذ باللہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گناہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے - یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ استغفار تو ایک اعلےٰ صفت ہے - انسان فطرتاً ایسا بنا ہے کہ کمزوری - اور ضعف اس کا فطری تقاضا ہے - انبیاء اس فطرتی کمزوری اور ضعف بشریت سے خوب واقف ہوتے ہیں - لہذا وہ دعا کرتے ہیں کہ یا الٰہی تو ہماری ایسی حفاظت کر کہ وہ بشری کمزوریاں ظہور پذیر ہی نہ ہوں - غفر کہتے ہیں ڈھکنے کو - اصل بات یہی ہے کہ جو طاقت خدا کو ہے وہ نہ کسی نبی کو ہے نہ ولی کو اور نہ رسول کو - کوئی دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں - پس انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کے محتاج ہیں - پس اظہار عبودیت کیواسطے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور انبیاء کی طرح اپنی حفاظت خدا سے مانگا کرتے تھے - یہ اُن لوگوں کا خیال غلط ہے کہ حضرت عیسےٰ ؑ استغفار نہ کرتے تھے یہ اُن کی بے وقوفی اور بے سمجھی ہے - اور یہ

حضرت عیسیٰ ؑ پر تہمت لگاتے ہیں

انجیل میں غور کرنے سے صریح اور صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے جا بجا اپنی کمزوریوں کا اعتراف کیا - اور استغفار بھی کیا ہے - اچھا بھلا ایلی ایلی لما سبقتانی سے کیا مطلب - ایلی ایلی کرکے کیوں نہ پکارا - عبرانی میں ایل خدا کو کہتے ہیں - اس کے یہی معنے ہیں کہ رحم کر اور فضل کر - اور مجھے ایسے بے سروسامانی میں نہ چھوڑ (یعنی میری حفاظت کر)

درحقیقت مشکل تو یہ ہے کہ ہندوستان میں بوجہ اختلاف زبان استغفار کا اصل مقصد ہی مفقود ہو گیا ہے اور ان دعاؤں کو ایک جنتر منتر کی طرح سمجھ لیا ہے - کیا نماز - اور کیا استغفار اور کیا توبہ اگر کسی کو نصیحت کرو کہ استغفار پڑھا کرو تو وہ یہی جواب ملتا ہے کہ میں تو استغفار کی سَو بار یا دو سَو بار تسبیح پڑھتا ہوں - مگر مطلب پوچھو تو کچھ جانتے ہی نہیں - استغفار ایک عربی لفظ ہے اس کے معنے ہیں -

طلب مغفرت

کرنا - کہ یا الٰہی ہم سے پہلے جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں - اُن کے بد نتائج سے ہمیں بچا کیونکہ گناہ ایک زہر ہے - اور اس کا اثر بھی لازمی ہے - اور آیندہ ایسی حفاظت کر کہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں - صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا -

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے رجوع کرنا - توبہ کوئی بُرا کام نہیں ہے - بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے - خدا کا نام بھی تواب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آیندہ اس بدکام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے - خدا انسان کی توبہ سے بڑھکر توبہ کرتا ہے - چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے - تو خدا اُس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے - اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا دوڑ کر آتا ہے - یعنے اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالےٰ بھی رحمت فضل اور مغفرت میں انتہا درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے - لیکن اگر خدا سے مُنہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا کو کیا پرواہ - دیکھو یہ

خدا کے فیضان کے لینے کی راہیں

ہیں - اب دروازے کھلے ہیں تو سورج کی روشنی برابر اندر آ رہی ہے اور ہمیں فایدہ پہنچا رہی ہے - مگر اگر ابھی اس مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاویں تو ظاہر ہے کہ روشنی آنی موقوف ہو جاوے گی اور بجائے روشنی کے ظلمت آ جاوے گی - بس اسی طرح سے دل کے دروازے بند کرنے سے تاریکیٔ ذنوب اور جرائم آ موجود ہوتی ہے - اور اس طرح انسان خدا کی رحمت اور فضل کے فیوض سے بہت دور جا پڑتا ہے - پس چاہئے کہ توبہ استغفار

منتر جنتر کی طرح

نہ پڑھو بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھکر ترتیب اور سچی پیاس سے خدا کے حضور دعائیں کرو - توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے - کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا اب آیندہ وہ گناہ نہیں کرونگا - اصل میں انسان کی خدا تعالےٰ پردہ پوشی کرتا ہے - کیونکہ وہ ستار ہے - بہت سے لوگوں کو

خدا کی ستاری ہی نیک بنا رکھا

ہے - ورنہ اگر خدا ستاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں - انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے - یعنے جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے - اور اپنے آپ کو خدا کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے - مثلاً خدا میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے - رحم ہے - حلم ہے - کرم ہے - انسان بھی رحم کرے - حلم کرے لوگوں سے کرم کرے - خدا ستار ہے - انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے - اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے - بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کر لیں اُن کو کھانا ہضم نہیں ہوتا - حدیث میں آیا ہے جو

اپنے بھائی کی عیب چھپاتا ہے خدا اُسکی پردہ پوشی

کرتا ہے - انسان کو چاہئے شوخ نہ ہو - بے حیائی نہ کرے - مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے - محبت اور نیکی سے پیش آوے - اپنے نفسانی اغراض کی وجہ سے کسی سے بغض نہ رکھے - سختی اور نرمی مناسب موقع اور مناسب حال کرے - اور اگر کسی جگہ درشتی کرنی بھی پڑ جائے تو اس طرح کرے جس طرح کوئی کسی کا مامور یا نائب حکم کی پابندی کی وجہ سے کرتا ہے - انبیاء نے بھی بعض اوقات سختی کی ہے مگر نہ جوش نفس سے بلکہ محض خدا کے حکم اور اصلاح کی غرض سے - ہم نے کسی کتاب میں ایک حکایت پڑھی ہے لکھا ہے کہ حضرت علی رضؓ کی ایک کافر سے جنگ ہوئی - جنگ میں مغلوب ہو کر وہ کافر بھاگا حضرت کرم اللہ وجہہ نے اس کا تعاقب کیا - اور آخر اُسے پکڑا اُس سے کُشتی کر کے اس کو زیر کر لیا جب آپ رضی اللہ عنہ اُس کی چھاتی پر خنجر نکال کر اس کے قتل کرنے کیواسطے بیٹھ گئے تو اُس کافر نے آپؓ کے مُنہ پر تھوک دیا - اس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اس کی چھاتی سے اُٹھ کھڑے ہوئے - اور اس سے الگ ہو گئے - وہ کافر اس معاملہ سے حیران ہوا اور تعجب سے اس کا باعث دریافت کیا -

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ تم سے جنگ کرتے

ہیں تو محض خدا کے لئے کرتے ہیں کسی نفسانی غرض سے نہیں کرتے۔ بلکہ ہم تو ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ دیکھو ہم نے تم کو بکڑا اور خدا کے لئے بکڑا تھا۔ مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو اس سے مجھ کو بشریت کی وجہ سے غصہ آگیا۔ تب میں ڈرا کہ اگر اس وقت جبکہ اس معاملہ میں میرا نفسانی جوش بھی شامل ہو گیا ہے۔ تم کو قتل کروں تو میرا سارا ساختہ پرداختہ ہی برباد نہ ہو جاوے اور جوش نفس کی ملونی کی وجہ سے میرے نیک اور خالصاً للہ اعمال بھی حبط نہ ہو جاویں۔ یہ ماجرا دیکھ کر کہ ان لوگوں کا اتنا بڑا تقویٰ ہے اُس نے کہا کہ میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہو لہٰذا وہ دین

مسلمان ہو گیا

غرض اسی طرح ہماری جماعت کے بھی جنگ ہوتے ہیں۔ ان میں جوش نفس کو شامل نہ کرنا چاہیئے۔ دیکھو اگر ہم خدا کے نزدیک کافر اور دجال نہیں ہیں تو پھر کسی کے کافر اور دجال وغیرہ کہنے سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں۔ اور اگر واقع میں ہم خدا کے حضور میں مقبول نہیں بلکہ مردود ہیں تو پھر کسی کے اچھا کہنے اور نیک ماننے سے ہم خدا کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ پس تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔

فتح جنگ سے نہیں

جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچایا تو کیا کیا؟ چاہیئے کہ دلوں کو فتح کرو۔ اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاق فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔ اگر انسان خدا کے واسطے دشمن کی اذیتوں پر صبر کرنے والا ہو جاوے تو آخر ایک دن ایسا بھی آجاتا ہے کہ خود دشمن کے دل میں ایک خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اثر ہوتا ہے۔ اور جب وہ برکات۔ فیوض اور نصرت الٰہی کو دیکھتا ہے اور اخلاق فاضلہ کا برتاؤ دیکھتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا ہی ہوتا اور خدا پر افترا کرنے والا ہی ہوتا تو اس کی یہ نصرت اور تائید تو ہرگز نہ ہوتی۔

ان لوگوں نے کوئی ہمیں ہی یہ گالیاں نہیں دیں۔ بلکہ یہ معاملہ تمام انبیاء کے ساتھ اسی طرح چلا آیا ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی کذاب۔ ساحر۔ مجنون۔ مفتری وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا تھا۔ اور انجیل کھول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ حضرت عیسےٰ سے بھی ایسا ہی برتاؤ کیا گیا۔ حضرت موسےٰ کو بھی گالیاں دی گئی تھیں۔ اصل میں نشانہ بننا تلو ہم والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ یاحسرۃ علی العباد ما یأتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔ کوئی بھی ایسا نبی نہیں آیا کہ آتے ہی اس کی عزت کی گئی ہو

ہم کیونکر سنت اللہ سے باہر ہو سکتے

ہیں۔ بات تو آساں ہی تھی اور معاملہ بڑا صاف تھا۔ مگر ان منصوبہ بازوں نے معاملہ کچھ کا کچھ کر دیا ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ ہم نبیوں کو گالیاں دیتے ہیں؟ ہم تو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آئے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ ہماری کتابیں دیکھو تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس طرح ہمارا ہر ذرہ ذرہ خدا کی راہ میں فدا اور قربان ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ نزاع لفظی ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کے تو یہ لوگ خود بھی قائل ہیں۔ اسی مکالمہ مخاطبہ کا نام اللہ تعالیٰ نے دوسرے الفاظ میں نبوت رکھا ہے ورنہ اس تشریعی نبوت کا تو ہم نے بارہا بیان کیا ہے کہ ہم نے ہرگز ہرگز دعویٰ نہیں کیا۔ قرآن سے برگشتہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے برگشتہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو تو ہم واجب القتل اور لعنتی کہتے ہیں۔ اس طرح کی نبوت کا کہ گویا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو منسوخ کر دے دعویٰ کرنے والے کو

ہم ملعون اور واجب القتل

جانتے ہیں۔ ہم پر یہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں یہ سب رسول اکرم کے فیض سے ہی ہیں۔ آں حضرتؐ سے الگ ہو کر ہم سچ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں اور خاک بھی نہیں۔ آنحضرتؐ کی عزت اور مرتبہ دل میں اور ہر رگ و ریشہ میں ایسا سمایا ہے کہ ان کو اس درجہ سے خبر تک بھی نہیں۔ کوئی ہزار تپسیا کرے۔ جپ کرے۔ ریاضت شاقہ اور محنتوں سے مشت استخوان ہی کیوں نہ رہ جاوے مگر ہرگز کوئی سچا روحانی فیض بجز آں حضرتؐ کی پیروی اور اتباع کے کبھی میسر آ سکتا ہی نہیں۔ اور ممکن ہی نہیں۔ اب جبکہ ہمارا یہ حال ہے اور ایسا ایمان ہے تو پھر ان کا ہمیں کافر و دجال کہنا کیا معنے رکھتا ہے؟ ابھی چند روز ہوئے ہمارے پاس ایک اور نیا فتویٰ چھپ کر آیا ہے۔ جس میں ہمیں طرح طرح کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ مگر ہم جانتے ہیں

کہ ان باتوں سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں۔ اگر ہم خدا کی نظر میں مقبول ہیں تو پھر ان کے فتوے ہمیں کوئی ضرر دے سکتے ہی نہیں۔

رسیں کا فر کہنے والے خود بھی کفر سے نہیں بچے۔ بلکہ ان کا کفر تو بہت پکا کفر ہے۔ ان کے واسطے تو لکھا جا چکا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ مسجد صرف دھونے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اینٹیں اکھاڑ کر نیا فرش لگایا جاوے تب مسجد پاک ہوتی تھی۔ ہمارے واسطے ایسی بات تو نہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ جتنے اہل اللہ گذرے ہیں کوئی بھی تکفیر سے نہیں بچا کیسے کیسے مقدس اور صاحب برکات تھے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان پر بھی قریباً دو سو علماء وقت نے کفر کا فتویٰ لکھا تھا۔ ابن جوزی جو محدث وقت تھا اُس نے اُن کی تکفیر کی نسبت ایک خطرناک کتاب تالیف کی اور اُس کا نام تلبیس ابلیس رکھا۔ سُنا گیا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا۔

یہ تو کفر بھی مبارک ہے

جو ہمیشہ اولیاء اور خدا کے مقدس لوگوں کے حصہ میں ہی آتا رہا ہے۔ ہمارا اس وقت اصل مدعا یہ ہے کہ ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کفر سچا ہی ثابت ہو جاوے۔ انسان اگر خدا کے نزدیک بھی ہو اور مورد غضب و عذاب الٰہی ہو تو پھر دشمن کی بات بھی سچی ہو جایا کرتی ہے۔ خیالی شیخیوں سے اور بیجا تکبر اور بڑائی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور انکساری اور تواضع اختیار کرنی چاہیئے۔

دیکھو آں حضرتؐ جو کہ حقیقتاً سب سے بڑے اور مستحق بزرگی تھے اُنکے انکسار اور تواضع کا ایک نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ لکھا ہے کہ ایک اندھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپؐ کے پاس عمائد مکہ اور رؤسائے شہر جمع تھے اور آپؐ اُن سے گفتگو میں مشغول تھے۔ باتوں میں مصروفیت کی وجہ سے کچھ دیر ہو جانے سے وہ نابینا اٹھ کر چلا گیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق سورۃ نازل فرما دی۔ اس پر آنحضرتؐ اس کے گھر میں گئے اور اسے ساتھ لا کر اپنی چادر مبارک بچھا کر بٹھایا۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں

عظمت الٰہی ہوتی ہے

اُن کو لازماً خاکسار اور متواضع بننا ہی پڑتا ہے۔ کیونکہ خدا کی بے نیازی سے ہمیشہ ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔ سے آنانکہ عارف ترند ترساں تر۔ کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے۔ اگر کسی حرکت سے ناراض ہو جاوے تو دم کے دم میں سب کارخانہ ختم ہوتے۔ پس چاہیئے کہ ان باتوں پر غور کرو اور اُن کو یاد رکھو اور عمل کرو۔ فقط

رسالہ الصّارم الرّبانی

مصنفہ مولوی محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی مطبوعہ مطبع حنفیہ

پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

استفتا کے بعد اس رسالہ میں بریلوی ملا کا فتوے درج ہے۔ فتوے میں ایک تمہید کے بعد پانچ مقدمات لکھے ہیں مقدمہ اولے کا خلاصہ مفتی صاحب کے الفاظ میں صفحہ ۷ سے نقل کیا جاتا ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس زمانہ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بے فکرے نیچری حضرات تھے۔ جنھوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کر دیا اور بزعم زبانی صرف قرآن عظیم پر دار مدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن ان کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الٰہی کے خلاف اپنے ہوائے نفس کے موافق اس کے معنے گڑھنا۔ اب دوسرے یہ حضرات نے نبشش کے مسیحی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیئے۔ جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں حضور کی ....

روشن حدیثیں ان کے مردود خیالات کے صاف پردے پارچے بکھیر رہی ہیں اس لئے اپنی بگڑانی بنانے کو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیئے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگنے لینے کی گنجایش ہو مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور عجب نہیں قرآن میں شبہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو۔ اگر اس میں این وآن نکالیں تم آئمہ کا دامن پکڑو۔ اس تیسرے درجہ پر آکر حق و باطل صاف کھل جائے گا۔ اس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے ہوئے نظر آئیں گے"

اس تحریر میں مفتی خان صاحب نے پبلک کو یقین دلانا چاہا ہے کہ فرقہ نیچریہ کی طرح فرقہ احمدیہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے منکر ہے۔

معاذ اللہ مولوی مفتی بن کر یہ جھوٹھ اور افترا۔ ارے مفتی ملا تجھے جھوٹھ بولتے اور افترا پردازی کرتے ہوئے شرم کیوں نہیں آئی کیا تجھے مرنا نہیں۔ اے حنفی بھائیو تم ہی خدا کے واسطے آنکھیں کھولو دروغ بافت اور افترا پرداز مولویوں کی تحریر پر بھروسہ کر کے اپنے ایمان کو برباد نہ کرو۔ آؤ میں تمہیں دکھلاؤں کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں اپنی جماعت کو کیا تعلیم دی ہے

حضرت اقدس ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۵۵-۵۵۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی یہ بے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں صحاح میں موجود ہیں یہ تمام خبریں ہی غلط ہیں شاید ان کا ایسی باتوں سے مطلب یہ ہے کہ تا اس عاجز کے اس دعوے کی تحقیر کر کے کسی طرح اس کو باطل ٹھہرایا جاوے لیکن وہ اس قدر متواترات سے انکار کر کے اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں یہ بات ظاہر ہے کہ تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کے رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے جب کہ ہندوؤں کے بزرگوں رام چند اور کرشن وغیرہ کا وجود تواتر کے ذریعہ سے ہی ہم نے قبول کیا ہے گو تحقیق و تفتیش تاریخی واقعات میں ہندو لوگ بہت کچے ہیں مگر باوجود اس قدر تواتر کے جو ان کی مسلسل تحریروں سے پایا جاتا ہے ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ راجہ رام چندر اور راجہ کرشن یہ سب فرضی ہی نام ہیں۔

اب سمجھنا چاہیئے کہ گو اجمالی طور پر قرآن شریف اکمل واتم کتاب ہے مگر حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادات وغیرہ کا مفصل اور مسلسل طور پر احادیث سے ہی ہم نے لیا ہے اور اگر احادیث کو ہم ایسی ساقط الاعتبار سمجھ لیں تو پھر اس قدر بھی ثبوت دینا ہمیں مشکل ہوگا کہ درحقیقت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما و عثمان ذوالنورین اور جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور امیر المومنین تھے اور وجود رکھتے تھے صرف فرضی نام نہیں کیونکہ قرآن کریم میں ان میں سے کسی کا نام نہیں ہاں اگر کوئی حدیث قرآن شریف کی کسی آیت سے صریح مخالف و مغایر پڑے مثلاً قرآن شریف کہتا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا اور حدیث یہ کہے کہ فوت نہیں ہوا تو ایسی حدیث مردود اور ناقابل اعتبار ہوگی لیکن جو حدیث قرآن شریف کے مخالف نہیں بلکہ اس کے بیان کو اور بھی بسط سے بیان کرتی ہے وہ بشرطیکہ جرح سے خالی ہو قبول کرنے کے لائق ہے۔ پھر یہ کمال درجہ کی بے نصیبی اور بھاری غلطی ہے کہ یک لخت تمام حدیثوں کو ساقط الاعتبار سمجھ لیں اور ایسی متواتر پیشگوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھیں اور مسلمات میں سمجھی گئی تھیں بد موضوعات داخل کر دیں۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے انجیل بھی اس کی مصدق ہے اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالےٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔ قانون قدرت بے شک حق اور باطل کے آزمانے کے لئے ایک آلہ ہے مگر ہر ایک قسم کی آزمایش کا اسی پر مدار نہیں اس کے علاوہ اور آلات اور محک بھی تو ہیں جن کے ذریعہ سے اعلےٰ درجہ کی صداقتیں آزمائی جاتی ہیں بلکہ اگر سچ پوچھو تو قانون قدرت مصطلحہ حکما کے ذریعہ سے جو جو صداقتیں معلوم ہوتی ہیں وہ ایک ادنےٰ درجہ کی صداقتیں ہیں لیکن اس فلسفی قانون قدرت سے ذرہ اوپر چڑھکر ایک اور قانون قدرت بھی ہے جو نہایت دقیق اور غامض اور بباعث دقت و شوش ہونے کی نظروں سے چھپا ہوا ہے جو عارفوں پر ہی کھلتا ہے اور فانیوں پر ہی ظاہر ہوتا ہے اس دنیا کی عقل اور اس دنیا کے قوانین شناس اس کو شناخت نہیں کر سکتے اور نہ اس سے منکر رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو امور اس کے ذریعہ سے ثابت ہو چکے ہیں اور جو سچائیاں اس کے طفیل سے بپایہ ثبوت پہنچ چکی ہیں وہ ان سفلی فلاسفروں کی نظر میں اباطیل میں داخل ہیں ملایک کو یہ لوگ صرف قوے خیال کرتے ہیں اور وحی کو یہ لوگ صرف فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ سمجھتے ہیں یا ہر یک بات جو دل میں پڑتی ہے اس کا نام وحی رکھ دیتے ہیں اور قرآن کریم اور دوسری الٰہی کتابوں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا نبیوں نے آپ بنا لی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ذات قوی و قیوم جو اس عالم کے ظاہر و باطن کی مدبر ہے اس کی عظمت ان کے دل میں نہیں اور اس کو ایک مردہ یا سویا ہوا یا ناتوان اور غافل کیا گیا ہے۔ اور اس کی تمام قدرتی عمارت کے مسمار کرنے کی فکر میں ہیں۔

معجزات سے بکلی منکر اور فرقانی پیشگوئیوں سے انکاری ہیں اور اپنی نابینائی کی وجہ سے قرآن کریم کو ایک ادنے سے معجزہ بھی نہیں سمجھتے حالانکہ وہ تمام معجزات سے برتر و اعلے ہے بہشت و دوزخ کی ایسی ضعیف طور پر تاویل کرتے ہیں کہ جس سے منکر ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ حشر اجساد سے بکلی انکاری ہیں عبادات اور صوم و صلوٰۃ پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور رو بحق ہونے کی جگہ رو بدنیا ہونا ان کے نزدیک بہتر ہے اور جو شخص رو بحق ہو وہ ان کے نزدیک سادہ لوح اور ابلہ امر ایک بے وقوف درویش ہے مسلمانوں کی بدقسمتی سے یہ فرقہ بھی اسلام میں پیدا ہو گیا جس کا قدم دن بدن الحاد کے میدانوں میں آگے ہی آگے چل رہا ہے اے خدا اے میرے تاور خدا مدد کر کہ لوگوں نے افراط اور تفریط کی راہیں لے لی ہیں بعض نے تیرے کلام کے بینات تیرے کلام کے اشارات تیرے کلام کے دلالات تیرے کلام کے محوا کو بکلی چھوڑ کر بے بنیاد لکیر کو اس کی جگہ پسند کر لیا اور بعض نے تیرے کلام کو بھی چھوڑا اور لکیر کو بھی چھوڑا اور صرف اپنی ناقص عقل کو اپنا رہبر بنا لیا اور امام الرسل کو چھوڑ کر یورپ کے تاریک خیال مجوب فلاسفروں کو اپنا امام بنا لیا۔"

پھر اسی رسالے کے صفحہ ۴۳۵ میں مبایعین کو بطور نصیحت تحریر فرماتے ہیں۔

"چاہیئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے توحید پر قایم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ۔ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دکھ اٹھالو۔ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ"

اب اے بھائیو دیکھو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تعلیم اور احمدی لوگوں کے یہ عقاید ہیں پھر ذرا سوچو کہ بریلوی ملا کس قدر دیدہ دلیری سے آپ لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر متاع ایمان لوٹ لینا چاہتا ہے بس خدا کے واسطے ہوش سنبھالو اور غارت گر ایمان فریب مجسم بدبخت ملانوں کے بہکانے میں آکر امام الزمان کی بیعت سے اپنے آپ کو محروم نہ بناؤ۔

(باقی آئندہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات

فرمایا جو کسی کی گم شدہ چیز کو پا کر اپنے گھر لا دے وہ گمراہ ہے اور اگر وہ چیز لوگوں کو شناخت کرا دے اور رکھے جس کی ہو لیجائے تو مضایقہ نہیں۔

فرمایا۔ کوئی کھانا اپنے قوت بازو سے بہتر نہیں۔

فرمایا مزدور کی مزدوری اُس کے پسینہ سوکھنے سے پہلے دے دو۔

فرمایا۔ کاریگروں کی مدد کرو یا جو صنعت نہ جانتا ہو اُس کو سکھلاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا آپ گانٹھ لیتے تھے اپنے گھر کا کام کاج آپ کرتے تھے اپنے جانوروں کا دودھ آپ دوہتے تھے اور اپنی خدمت آپ ہی کرتے تھے۔

فرمایا۔ مالدار کو اور جو قوت بازو سے کما سکتا ہے اُس کو خیرات مانگنا اور لینا جایز نہیں۔

فرمایا۔ جو شخص رسی لیکر جنگل سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی ..... پشت پر لاد کر شہر میں بیچے اور اپنی آبرو سے اپنی گذر کرے یہ کام اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔

فرمایا۔ جو خدا کی پناہ چاہے اُسے پناہ دو جو خیرات مانگے اُسے خیرات دو۔ جو دعوت کرے قبول کرو جو تم پر احسان کرے اُس کا ٹھیک بدلہ دو اور اگر ایسا موقعہ نہ ملے تو اُس کے لئے خدا سے یہاں تک دعا کرو کہ تمہارا دل گواہی دے کہ ہم نے دعا میں اُس کا عوض دے دیا۔

فرمایا۔ دُنیا میں مسافر کی مانند رہو جو راستہ چل رہا ہو۔

فرمایا۔ زندگی بے اعتبار ہے۔ شام کو صبح کی اور صبح کو شام کی امید نہیں تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں آخرت کے لئے سامان کرو۔

فرمایا۔ موت کو زیادہ یاد کرو جو تمام لذتوں کو مٹا دیتی ہے۔

فرمایا۔ کامل حیادار وہ ہے جو دماغ کو بُرے خیالات سے اور پیٹ کو حرام لقمہ سے بچاوے اور موت کو اور جسم کے خاک ہو جانے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو وہ دنیاوی آرایش و نمایش کو چھوڑ دے۔

فرمایا۔ جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ مثل زندہ کے ہے اور جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ مانند مردہ کے ہے۔

فرمایا۔ جسم میں ایک بوٹی ہے جب وہ سنورتی ہے تو تمام جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑتی ہے تو تمام بدن بگڑ جاتا ہے یاد رکھو وہ بوٹی دل ہے۔

فرمایا۔ یا اللہ ہمارے ظاہر کی بہ نسبت ہمارے باطن کو درست و بہتر بنا۔

فرمایا۔ چار چیزیں جس کو مل جائیں اُس کو دنیا و آخرت کی خوبیاں مل گئیں۔

(۱) شکر کرنے والا دل (۲) خدا کا ذکر کرنے والی زبان (۳) بلاؤں پر صبر کرنے والا بدن (۴) اپنے نفس میں اور خاوند کے مال میں نہ خیانت کرنے والی بی بی۔

فرمایا۔ سادہ پن پھٹے پُرانے کپڑوں سے عار نہ کرنا۔ مومن کی علامت ہے۔

فرمایا۔ جو دُنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا خدا اُسکو آخرت میں ذلت کا لباس پہناوے گا۔

فرمایا۔ جو باوجود مقدرت کے خوبصورت لباس ترک کرے گا خدا اُس کو خلعت بزرگی عنایت فرمائے گا۔

فرمایا۔ خدا پسند کرتا ہے کہ بندوں پر اپنی نعمتوں کا اثر پاوے۔

فرمایا۔ کھاؤ پیو اور خیرات کرو اور پہنو اوڑھو جہاں تک کہ فضول خرچی اور غرور نہ ہو۔

فرمایا۔ رسول اکرم روحی فداہ نے چکدار ریشمی اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص عمدہ قیمتی چادر اوڑھ کر اتراتا ہوا چلا کرتا تھا جس سے غرور ٹپکتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ برباد ہوا۔

فرمایا۔ یاد رکھو سوا خدا کے سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔

فرمایا۔ بد آدمی کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور نیک صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور نیکی سکھلانا چپ رہنے سے بہتر ہے۔ اور برائی سکھانے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

فرمایا۔ زیادہ ہنسنے سے بچو اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرتا ہے۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ خدا سے ڈرتے رہو خواہ تم کسی جگہ رہو۔

فرمایا۔ جو شخص فروتنی اور تواضع کرتا ہے خدا اُسکو عزت دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے کو ذلیل سمجھتا ہے مگر لوگ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے خدا اُس کو ذلیل کرتا ہے اگرچہ وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے لیکن لوگ اُسے سور و کتے سے ذلیل و حقیر جانتے ہیں۔

(انوار الاسلام)

حل طلب معمہ انعامی دوسو روپیہ نقد

دوسو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدیے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنیوالے کو انعام دیئے جاویں گے بشرطیکہ وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خرید ے معمہ یہ ہے:-
اس اشتہار میں ایک تین حرفہ لفظ درج ہے جسکو صحیح وسالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے رکھتے ہیں۔ بتاؤ وہ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۵ امئی سنہ ۱۹۰۸ء تک "مینجر شفاخانہ جوہر امرتسر" کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کر دیا جاویگا۔ اور دوسو روپیہ انعام ۲ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زائد صاحب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویا جوہری

پاکٹ کیس ادویات

مصدقہ
حضور والا
اعلیحضرت سلطنت و ... ہندوستان و انگلستان و والیان ریاست
یورپ و عمائد ... نوابان و مہاراجگان و
... مدار و عہدہ داران ... و
... طبیبان ... و اخبارات

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پاچکے ہیں جس جگہ ڈاکٹر یا حکیم کے پاس ... ہوا اسکو حتی الامکان پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اُس کو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب وغریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیمار یونکی نہایت بہترین دوائیں موجود ہیں۔ ان کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجائے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو کھینچ کر دیگر ان اشخاص کیلئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہوں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں۔ یا اُن عیالدار وں کے لئے جن کو اکثر امراض کی شکایتوں کیواسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن غربا نوازوں کے لئے جو خلق اللہ کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے۔ جس کی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاسوں کما رہے ہیں۔

امراض

امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد جگر۔ ہیضہ۔ سنگرہنی۔ حیض کی تکلیف۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ سر درد۔ خارش۔ طاعون۔ درد سر۔ درد شقیقہ۔ حمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر۔ زخم۔ گنٹھیا۔ بے خوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ کرم معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد گردہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی۔ جلن۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس۔ پاکٹ کیس نہایت خوبصورت ماربل کلاتھ کا بنا ہے جیب میں ہر وقت کام دیتا ہے۔

پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (۲ع) محصول ۸؍ خورد پانچ روپیہ (۵ع) محصول ۸؍ کلان دس روپیہ (۱۰ع) محصول ۱۰؍

ایکہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اُس شخص کو دیا جاویگا۔ جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کردے (اگر احتراز نہ کرے) میں قیمت واپس کرنے یا ایکہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کرسکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دیئے گئے:-
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار پنجاب سنگھ صاحب مقام اٹاری ضلع منٹگمری سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب بلڈر لاہور

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر کنگھن شاہ سٹیشن ملک برھما

ملنے کا پتا:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

اسکاٹس املشن

... انسانوں کو ... نقصانات ... فائدہ ...

یہ ... اس ... پر پہنچتا ہے

سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ ... لندن

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا